63

ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! مجھے میرے خاوند نے جھگڑے کے دوران ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے دی ہیں، اب ہماری صلح ہوگئی ہے اور ہم گھر بسانا چاہتے ہیں۔کیا شریعت میں اس کی کوئی گنجائش ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

ایک ہی مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کے بارے میں علماء کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ طلاق واقع ہوجاتی ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ تینوں واقع ہوتی ہیں یا ایک؟ صحیح ترین قول کے مطابق ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے جس میں عدت کے اندر خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہے۔

اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾

’’طلاق (رجعی) دو بار ہے۔‘‘[1]

لغت عربی میں لفظ مرة کا معنی دفعة بعد دفعة ہے۔یعنی ایک کام کو کرنے کے بعد وقفہ کرکے پھر اس کام

[1] سورة البقرة:229

کو دوبارہ سرانجام دینا۔

یہی مفہوم قرآن حکیم کی اس آیت سے بھی واضح ہوتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ﴾

''اے اہل ایمان! تمہارے غلام اور نابالغ بچے بھی تم سے تین دفعہ اجازت طلب کریں۔ نمازِ فجر سے قبل، جب تم ظہر کے وقت اپنا لباس اتارتے ہو، اور نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں۔''[1]

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے لفظ مرات استعمال کیا ہے جو کہ مرۃ کی جمع ہے۔ اور پھر اللہ تعالی نے خود ہی اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تین مختلف اوقات بیان کیے ہیں جو کہ ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں اور ان کا درمیانی وقفہ طویل بھی ہے۔ اور ﴿الطلاق مرتان﴾ میں لفظ ﴿مرتان﴾ استعمال ہوا ہے جو کہ مرۃ کی تثنیہ ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طلاق دو مرتبہ وقفہ وقفہ کے ساتھ ہے جس کے بعد مرد کو رجوع کا حق حاصل ہے۔ پھر اگر تیسری دفعہ طلاق دے دے تو عورت اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔ ہاں ایک صورت ہے کہ اس عورت کا نکاح کسی دوسرے شخص کے ساتھ معروف طریقے (خانہ آبادی کی نیت) سے ہو جائے پھر آپس کی ناچاقی کی وجہ سے دوسرا مرد بھی اس کو طلاق دے دے یا وہ فوت ہو جائے تو یہ عورت عدت گزارنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کروا سکتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ﴾

''پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے

[1] سورۃ النور:58.

دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کرلیں۔“[1]

اگر بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو نافذ کردیا جائے تو دو طلاقوں کے درمیانی وقفہ میں مرد کے لیے سوچ وبچار کی جو مہلت تھی وہ ختم ہو جائے گی۔

امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتے تھے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے:

طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو بَنِي الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ، فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا، قَالَ: فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ طَلَّقْتَهَا؟ قَالَ: طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَقَالَ: فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَأَرْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ: فَرَجَعَهَا.

”رکانہ بن عبد یزید جو کہ مطلب کے بھائی ہیں انہوں نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں پھر اس پر شدید غمگین ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تو نے کیسے طلاق دی تھی اس نے کہا میں نے تین طلاقیں دی ہیں آپ ﷺ نے پوچھا ایک ہی مجلس میں؟ اس نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا بے شک یہ تو صرف ایک ہی ہے اگر تو چاہتا ہے تو رجوع کر لے (راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں انہوں نے رجوع کرلیا۔“[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ حسن کہا ہے۔[3]

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ”کتاب الطلاق باب من أجاز طلاق الثلاث“ کے تحت رقمطراز ہیں:

وَهَذَا الْحَدِيثُ نَصٌّ فِي الْمَسْأَلَةِ لَا يَقْبَلُ التَّأْوِيلَ الَّذِي فِي غَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ

”اس حدیث نے مسئلہ کی ایسی وضاحت کی ہے کہ جس میں اس تاویل کی گنجائش باقی نہیں ہے جو کہ دوسری روایات میں کی جاتی ہے۔“[4]

[1] سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:230۔ [2] مسند أحمد، حدیث نمبر:2387۔ [3] ارواء الغلیل، حدیث نمبر:2063۔
[4] فتح الباری:9/362۔

ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک شمار کرنا رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کے ابتدائی دوسالوں تک چلتا رہا پھر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس کی تین طلاقوں پر تین واقع ہونے کا حکم نافذ کر دیا تھا جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ، فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ"

''رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کے ابتدائی دوسالوں میں اکٹھی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کام میں لوگوں کے لیے سوچ و بچار کا موقع تھا اس میں انہوں نے جلدی شروع کردی ہے تو ہم ان پر تینوں ہی لازم کر دیتے ہیں لہذا انہوں نے تینوں ہی لازم کر دیں۔''[1]

یاد رہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ سیاسی اور لوگوں کو ڈرانے کے لیے تھا جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشية الطحطاوى على الدر المختار 6/511، جامع الرموز 1/506، مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر میں ہے:

"وَاعْلَمْ أَنَّ فِي صَدْرِ الْأَوَّلِ إِذَا أَرْسَلَ الثَّلَاثَ جُمْلَةً لَمْ يُحْكَمْ إِلَّا بِوُقُوعِ وَاحِدَةٍ إِلَى زَمَنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ -، ثُمَّ حَكَمَ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ لِكَثْرَتِهِ بَيْنَ النَّاسِ تَهْدِيدًا"

''اسلام کے ابتدائی دور سے لیکر عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک جب اکٹھی تین طلاقیں بھیجی جاتیں تو ان پر ایک طلاق کا حکم لگایا جاتا تھا پھر جب یہ عادت لوگوں میں زیادہ ہوگئی تو تہدیدی (بطور سرزنش) طور پر تین طلاقوں کا حکم لگا دیا گیا۔''

اولاً: فقہ حنفی کی مذکورہ کتب کی اس صراحت سے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سیاسی اور تہدیدی تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ شرعی اور حتمی ہے۔ لہذا ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی طلاق

[1] صحیح مسلم کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث، حدیث: 1472.

کا حکم رکھتی ہیں جسکے بعد خاوند کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

ثانیاً: طلاق رجعی کے بعد رجوع کا مکمل اختیار مرد کے پاس ہوتا ہے۔جس طرح مرد طلاق دے دے تو اسکی طلاق کو کوئی رد نہیں کرسکتا، طلاق واقع ہو جاتی ہے۔اسی طرح اگر مرد طلاق رجعی کے بعد دوران عدت رجوع کرتا ہے تو شرعی طور پر رجوع ہو جاتا ہے، مطلقہ عورت یا اسکے خاندان والے اس میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

''اور انکے شوہر اس دوران انہیں لوٹانے (یعنی ان سے رجوع کرنے) کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اگر وہ اصلاح کا ارادہ کریں۔''[1]

یادرہے کہ جس طرح مرد کے لفظ طلاق بولنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح اسکے صلح کی کوشش کرنے، یا محض یہ کہہ دینے سے کہ ''میں نے رجوع کیا'' رجوع ہو جاتا ہے۔خواہ صلح کی کوشش کامیاب ہو یا ناکام رہے۔ اگر عورت یا اسکے اولیاء عورت کو اس کے خاوند کے ساتھ نہیں رہنے دینا چاہتے تو شریعت نے انکے لیے خلع کا راستہ مہیا کیا ہے۔مرد کے رجوع کی راہ میں یہ حائل نہیں ہوسکتے۔

ثالثاً: طلاق رجعی میں عدت ختم ہو جانے کے بعد بھی اگر میاں بیوی راضی ہوں تو انہیں تجدید نکاح کے ذریعے گھر بسانے کی شریعت میں مکمل اجازت ہے بلکہ عورت کے اولیاء کو رکاوٹ ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں (یعنی انکی عدت ختم ہو جائے) تو انہیں انکے (سابقہ) خاوندوں سے نکاح کرنے سے منع نہ کرو، جبکہ وہ آپس میں اچھے طریقے سے

[1] سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 228.

رضامند ہوں۔ اس بات کی نصیحت ہر اس شخص کو کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"[1]

عَنْ الْحَسَنِ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ "قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ"

"حسن بصری رحمہ اللہ نے آیت ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں بیان کیا کہ مجھ سے سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کیا، اس نے اسے طلاق دے دی، جب عدت گزر گئی تو وہ دوبارہ نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا میں نے (اپنی بہن سے) تمہارا نکاح کیا، اسے تمھاری بیوی بنایا اور تمھاری عزت افزائی کی، مگر تم نے اسے طلاق دے دی، اب دوبارہ تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آ گئے ہو، اللہ کی قسم وہ تمہارے پاس کبھی نہیں آسکتی۔ اس شخص میں کوئی برائی نہیں تھی اور میری بہن بھی اسکے پاس جانا چاہتی تھی۔ تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ تو میں نے کہا! اے اللہ کے رسول ﷺ اب میں نکاح کر دوں گا۔ الغرض انہوں نے اپنی بہن کا نکاح اس شخص سے کر دیا۔"[2]

اس آیت اور حدیث سے واضح ہوا کہ اگر طلاق رجعی (یعنی پہلی یا دوسری طلاق) کے بعد عدت گزر جائے اور میاں بیوی اچھے طریقے سے رضامند ہوں تو عورت کے اولیاء کو رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے بلکہ خوشدلی سے انکا نکاح کر دینا چاہیے۔

واللہ تعالی أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلی اللہ علی نبيّنا محمّد وعلی آله وصحبه أجمعين

[1] سورۃ البقرۃ:232. [2] صحیح البخاری، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، حدیث:5130.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد شریف	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام

حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس

مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

ارشاد الحق اثری

رئیس

مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ